21واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعرات 26 مئی 2016

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات 1۔ مواصلات و تعمیرات 2۔ قانون و پارلیمانی امور

3۔ انسانی حقوق و اقلیتی امور اور 4۔ خوراک

بروز پیر مورخہ 16 فروری 2015 کے ایجنڈا سے معزز رکن کے موجود نہ ہونے کی بناء پر زیر التواء سوال

صوبہ میں خواجہ سراؤں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*773: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں اعداد شمار کے مطابق خواجہ سراؤں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) محکمہ ہیومن رائٹس خواجہ سراؤں کی بہتری کے لئے جو اقدامات اٹھا رہا ہے ان کے متعلق ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) کیا محکمہ ہیومن رائٹس خواجہ سراؤں کو صوبہ پنجاب کے مختلف محکموں میں ملازمت دلانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 27 جون 2013 تاریخ ترسیل 19 اگست 2013)

جواب

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

(الف) وفاقی حکومت نے 1998 کی مردم شماری محض مرد اور عورت کی بنیاد پر کی اس میں خواجہ سراؤں کا شمار ہی نہ کیا گیا ہے تاہم سپریم کورٹ کے حکم پر صوبائی سطح پر محکمہ سماجی بہبود پنجاب کے کئے گئے ایک حالیہ سروے کے مطابق صوبہ پنجاب میں محکمہ سماجی بہبود کے ساتھ تقریباً 2467 خواجہ سراء رجسٹرڈ ہیں جبکہ کچھ رجسٹریشن سے انکاری ہیں جس کی وجہ سے صوبہ پنجاب میں خواجہ سراؤں کی تعداد کا صحیح تعین نہ کیا جا سکتا ہے۔

(ب) محکمہ انسانی حقوق و اقلیتی امور بلاامتیاز رنگ، نسل، مذہب اور جنس تمام انسانوں کی شکایات اور مسائل کے حل کے لئے اپنے محدود وسائل کے مطابق ہمہ وقت کوشاں ہے۔

(ج) خواجہ سراء اوپن میرٹ پر ملازمت حاصل کر سکتے ہیں۔ رجسٹرڈ خواجہ سراؤں کی تعداد اتنی نہیں ہے کہ ان کیلئے مخصوص کوٹہ مقرر کیا جائے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2013)

بروز پیر مورخہ 16 فروری 2015 کے ایجنڈا سے معزز رکن کے موجود نہ ہونے کی بناء پر زیر التواء سوال

لاہور: مسیحی برادری کی شادیوں کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*4207: محترمہ شنیلہ روت: کیا وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت مسلمانوں کی طرح مسیحی برادری کی شادیوں کی رجسٹریشن کرتی ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پادریوں کی رجسٹریشن کرنے کے لئے ان کی فہرستیں بنا رہی ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے ؟

(ج) صوبہ بھر میں رجسٹرڈ پادریوں کی تعداد کیا ہے تحصیل وائز تفصیل فراہم کی جائے ؟

(تاریخ وصولی 17 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 15 مئی 2014)

جواب

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

(الف) لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کی شیڈول 8 جز 90 کے تحت شادیوں کی رجسٹریشن کے لئے کوئی مذہبی تفریق نہ رکھی گئی ہے۔ متذکرہ قانون کے تحت مقامی حکومتیں تمام شادیوں، طلاق، پیدائش اور اموات کی رجسٹریشن کرنے کی مجاز ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ حکومت پادریوں کی رجسٹریشن کرنے کے لئے لسٹیں تیار کر رہی ہے۔

(ج) کیونکہ حکومت پادریوں کی رجسٹریشن نہ کر رہی ہے اس لئے رجسٹرڈ پادریوں کی تعداد کے متعلق تفصیل فراہم کرنا ممکن نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 جون 2014)

بروز جمعتہ المبارک 27 فروری 2015 اور بروز جمعتہ المبارک 26 فروری 2016

کے ایجنڈا سے معزز رکن کی درخواست پر زیر التواء سوال

ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کی خالی سیٹ و دیگر تفصیلات

*3110: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کی سیٹ کب سے کیوں خالی پڑی ہے ؟

(ب)اس سیٹ کا اضافی چارج کس کے پاس ہے۔اس کا عہدہ اور گریڈ کیا ہے۔اس کا نام، تعلیمی قابلیت اور تجربہ اس فیلڈ کا کتنا ہے؟

(ج)اس سیٹ کے لئے اہلCompetent امیدوار کے لئے کیا تجربہ، تعلیمی قابلیت اور دیگر کیا کیا Requirement ہونا ضروری ہیں؟

(د) کیا جس کو اس سیٹ کا چارج دیا گیا ہے وہ مذکورہ تمام Requirement پوری کرتا ہے؟

(ہ)اس افسر نے جب سے اس سیٹ کا چارج لیا ہے،اس نے کس کس مقدمہ کی پیروی حکومت کی طرف سے کی ہے اور اس کو کیا مراعات اور رقم حکومت نے دی ہیں؟

(و) اگر اس کو حکومت نے سکیورٹی فراہم کی ہوئی ہے تو کتنی نیز قانون کے تحت ان کو کتنی سکیورٹی فراہم کی جا سکتی ہے،اگر قانون سے زیادہ سکیورٹی دی ہوئی ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز اس کو یہ سکیورٹی کس قاعدہ/قانون کے تحت دی گئی ہے اس کی نقل فراہم کریں؟

(تاریخ وصولی 13 نومبر 2013 تاریخ ترسیل 6 جنوری 2014)

جواب

وزیر قانون و پارلیمانی امور

(الف)ایڈووکیٹ جنرل کی اسامی 2013۔07۔12 سے خالی ہے حکومت موزوں امیدوار کی دستیابی پر اس اسامی کو پر کر لے گی۔

(ب)اس سیٹ کا اضافی چارج کسی کے پاس نہ ہے البتہ روزمرہ کے دفتری امور نمٹانے کے لیے جناب مصطفیٰ رمدے،ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل Look after charge کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں اور وہ حکومت سے اپنی خدمات کے عوض کوئی معاوضہ نہیں لے رہے۔

(ج)ایڈووکیٹ جنرل کی پوسٹ آئینی ہے جس کی تقرری آئین کے آرٹیکل 140 کے تحت کی جاتی ہے جس کے مطابق امیدوار کی اہلیت اور کوالیفکیشن وہی ہے جو ہائی کورٹ کے جج کے لیے مقرر ہے جبکہ آئین کے آرٹیکل 193 کے مطابق ہائی کورٹ کے جج کی تقرری کے لیے پاکستانی شہریت اور 45 سال کی عمر کے ساتھ امیدوار کا دس سالہ تجربہ بطور ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ہونا ضروری ہے۔

(د)اس سیٹ کا اضافی چارج کسی کے پاس نہیں ہے البتہ روزمرہ کے دفتری امور نپٹانے کے لیے جناب مصطفیٰ رمدے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل look after charge کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں اور وہ حکومت سے اپنی خدمات کے عوض کوئی معاوضہ نہیں لے رہے۔

(ہ)ایڈووکیٹ جنرل کی سیٹ کا اضافی چارج کسی کے پاس نہ ہے البتہ جناب مصطفیٰ رمدے، ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل Look after charge کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں انہوں نے look after charge کی بنیاد پر جن مقدمات کی پیروی کی ہے ان کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید وہ حکومت سے اپنی خدمات بطور ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کا بھی کوئی معاوضہ نہ لے رہے ہیں۔

(و)ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کو حکومت کی جانب سے کوئی سکیورٹی فراہم نہیں کی جاتی البتہ ایک نائب قاصد کورٹ کی ڈیوٹی ان کے ساتھ لگائی جاتی ہے جو مقدمات کی پیروی میں ان کی مدد کرتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 فروری 2015)

بروز جمعتہ المبارک 8 اپریل 2016 کے ایجنڈا سے جواب تسلی بخش نہ ہونے کی بناء پر زیر التواء سوال

ٹوبہ ٹیک سنگھ: سرکاری رہائش گاہوں کی Maintenance کے لئے فنڈز کی فراہمی کی تفصیلات

*3987: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ کے زیر انتظام سرکاری رہائش گاہوں کی Maintenance & Repair کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے، سال وائز تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) کیا سرکاری رہائش گاہوں کی مرمت کی ترجیحات طے کرنے کے لئے کوئی ضابطہ یا اصول وضع کیا گیا ہے اگر ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) ڈی سی او ہاؤس ٹوبہ ٹیک سنگھ کا کورڈ ایریا کتنا ہے؟

(د) ڈی سی او ہاؤس ٹوبہ ٹیک سنگھ پر گزشتہ پانچ سال کے دوران Maintenance & Repair کیلئے کتنی رقم خرچ کی گئی سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 19 فروری 2014 تاریخ ترسیل 29 اپریل 2014)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) محکمہ C&W ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں درج ذیل محکمہ جات کی 109 رہائش گاہوں کی Maintenance & Repair کا ذمہ دار ہے۔

پولیس #جوڈیشری #جیل خانہ جات #لائیوسٹاک #سی اینڈ ڈبلیو #جنرل ایڈمنسٹریشن# سوشل ویلفیئر

جس کی مد میں پچھلے گزشتہ پانچ سالوں (سال 11-2010 تا سال 15-2014) میں -/75,64,500 روپے مختص کئے گئے اور 74,87,830 روپے خرچ ہوئے۔ سال وائز تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

اس کے علاوہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں باقی سرکاری رہائش گاہیں ضلعی حکومت کی ملکیت ہیں اور اُن کی Maintenance & Repair بھی اُن کے ذمہ ہے۔

(ب) ہر مالی سال کیلئے سرکاری عمارات کی Maintenance & Repair کی مد میں بلڈنگ کے کورڈ ایریا اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کی یارڈ سٹک لیٹر نمبر FD-D-II-3(7)/92 مورخہ 16-06-2007 کے مطابق فنڈز ڈیمانڈ کئے جاتے ہیں۔ بلڈنگ کی ضرورت، Condition Survey اور متعلقہ محکمہ کی ڈیمانڈ کے مطابق Maintenance & Repair کروائی جاتی ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر آفیسر کی رہائش گاہ کی Maintenance & Repair ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر تحت ہے۔ تاہم ڈی۔ او بلڈنگز کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر آفیسر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی رہائش گاہ کا کورڈ ایریا 9107 مربع فٹ ہے۔ جس میں ایڈیشنل بلڈنگ، مسجد، کیمپ آفس اور گیراج وغیرہ بھی شامل ہیں

(د) ڈی۔ او بلڈنگز کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق Maintenance & Repair کے لیے جو رقم خرچ کی گئی سال وائز تفصیل ذیل میں درج ہے۔

(1)	سال 11-2010	06 لاکھ 86 ہزار
(2)	سال 12-2011	03 لاکھ 25 ہزار

(3)	سال2012۔13	01لاکھ9ہزار
(4)	سال2013۔14	15لاکھ
(5)	سال2014۔15	4لاکھ50ہزار

(تاریخ وصولی جواب24مئی2016)

بروز جمعتہ المبارک8اپریل2016کے ایجنڈا سے جواب تسلی بخش نہ ہونے کی بناء پر زیر التواء سوال

ٹوبہ ٹیک سنگھ: سرکاری رہائش گاہوں کی تفصیلات

*3988:جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ کے زیر انتظام کل کتنی سرکاری رہائش گاہیں ہیں، گریڈ وائز تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) کیا سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کے لئے کوئی پالیسی ضلع کی سطح پر لاگو کی گئی ہے اگر ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) اس وقت سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر افراد کی تفصیلات،الاٹمنٹ کی تاریخ اور رہائش پذیر ہونے کی مدت کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر افراد میں دیگر شہروں سے ٹرانسفر ہو کر آنے والے اور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے رہائشی افراد کی تعداد کیا ہے؟

(تاریخ وصولی19فروری2014 تاریخ ترسیل29اپریل2014)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ کے زیر انتظام کل109عدد رہائش گاہیں ہیں جن کی گریڈ وائز تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1 محکمہ پولیس میں22عدد رہائش گاہیں ہیں۔

گریڈ16کی رہائش	=	2عدد
گریڈ14کی رہائش	=	3عدد

گریڈ09 کی رہائش = 1عدد

گریڈ05 کی رہائش = 09عدد

گریڈ01 کی رہائش = 5عدد

استعمال برائے خواتین بیرک = 1عدد

استعمال برائے EPF بیرک = 1عدد

کل = 22عدد

2۔ محکمہ جوڈیشری میں 24عدد رہائش گاہیں ہیں۔

گریڈ20 کی رہائش = 1عدد

گریڈ19۔18 کی رہائش = 6عدد

گریڈ17 کی رہائش = 17عدد

کل = 24عدد

۳۔ محکمہ جیل خانہ جات میں 49عدد رہائش گاہیں ہیں

گریڈ19−18 = 1عدد

گریڈ15 سے 17 = 3عدد

گریڈ11 سے 14 = 7عدد

گریڈ01 سے 10 = 36عدد

40وارڈن بیرک = 1عدد

128وارڈن بیرک = 1عدد

کل = 49عدد

۴۔ محکمہ لائیو سٹاک میں 07عدد رہائش گاہیں ہیں

گریڈ15 سے 17 = 3عدد

گریڈ05 سے 10 = 3عدد

گریڈ01سے04 = 1عدد

کل = 7عدد

۵۔سول ورکس(C & W)میں1عدد رہائش گاہ ھے

گریڈ17 = 1عدد

کل = 01عدد

۶۔جنرل ایڈمنسٹریشن میں03عدد رہائش گاہیں ہیں

گریڈ15سے17 = 3عدد

کل = 3عدد

۷۔محکمہ سوشل ویلفیئر میں3عدد رہائش گاہیں ہیں

گریڈ15سے17 = 2عدد

گریڈ11سے14 = 1عدد

کل = 3عدد

اس کے علاوہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جتنی بھی سرکاری رہائش گاہیں ہیں وہ ضلعی حکومت کی ملکیت ہیں اور اُن کی Maintenance & Repair بھی ضلعی حکومت کرتی ہے۔

(ب) محکمہ C&W صرف اپنی رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کرتا ہے۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں C&W کی صرف ایک رہائش گاہ ہے جو کہ ایس۔ڈی۔او بلڈنگ کی Designated رہائش گاہ ہے۔

باقی مختلف محکمہ جات کی رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ ضلعی حکومت محکمہ سروسز اور جنرل ایڈمنسٹریشن دیپارٹمنٹ (Estate Office) کی جاری کردہ چٹھی (No.Eo.(S&GAD Policy/2002 بتاریخ 16۔10۔2002 کے تحت کرتی ہے۔ الاٹمنٹ پالیسی کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔۔

(ج) سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر افراد کی تفصیلات الاٹمنٹ کی تاریخ اور رہائش پذیر ہونے کی مدت متعلقہ محکموں سے حاصل کرکے کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سرکاری رہائش گاہوں میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے رہائشی افراد کی تعداد 30 ہے جب کہ دوسرے شہروں سے ٹرانسفر ہوکر آنے والے افراد کی تعداد 66 ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 مئی 2016)

ضلع قصور: کنگن پور تا گنڈا سنگھ روڈ کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*3010: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کنگن پور تا کا گنڈا سنگھ روڈ ضلع قصور پراجیکٹ کب منظور ہوا، اس کا تخمینہ لاگت کتنا لگایا گیا اور تکمیل کی معیاد کیا مقرر ہوئی؟

(ب) کیا مذکورہ منصوبہ کی تعمیر شروع ہو چکی ہے اور اب تک کتنے فنڈز کا اجراء ہو چکا ہے ؟

(ج) حکومت اس منصوبے کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(تاریخ وصولی 10 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 8 جنوری 2014)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) سوال وفاقی حکومت محکمہ PAK PWD سے متعلقہ ہے۔ تاہم PAK PWD کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق کنگن پور تا گنڈا سنگھ روڈ لمبائی 54.23 کلومیٹر تخمینہ لاگت 483 ملین کی منظوری وفاقی ادارہ PAK PWD نے 04.06.2009 کو حاصل کی۔ اور سڑک کو 13.07.2010 کو مکمل کرنا تھا

(ب) منصوبہ کی تعمیر 14.10.2009 کو وفاقی ادارہ PAK PWD نے شروع کی اور اس سکیم پر سال 11-2010 تک 223.574 ملین اخراجات کیے۔ سال 2012-2011 سے اب تک فنڈز دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے کام بند ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت سے اس سڑک کی جلد تکمیل کا معاملہ اٹھایا ہے جو کہ زیر غور ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 مئی 2016)

سی پی آر کو چیک کا درجہ دینے کے بارے میں تفصیلات

*7350: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کرشنگ سیزن 2016 میں کاشتکار سے گنا کی خرید کا کیا ریٹ طے ہے ؟

(ب)شوگر ملز نے کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کس ریٹ پر فی من CPR کاٹی ہے؟
(ج) کیا CPR کو چیک کا درجہ دینے میں کوئی قانونی رکاوٹ نہ ہے تو کب تک CPR کو چیک کا درجہ دینے کیلئے کارروائی ہو جائے گی؟

(تاریخ وصولی 12 فروری 2016 تاریخ ترسیل 28 مارچ 2016)

جواب

وزیر خوراک

(الف) پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق 16(1) کے تحت ہر سال کرشنگ سیزن شروع ہونے سے پہلے گنے کی کم سے کم قیمت مقرر کرنے کے لیے شوگر کین کنٹرول بورڈ کی میٹنگ منعقد کی جاتی ہے۔ جس میں شوگر ملوں اور کسان کے نمائندے بھی شرکت کرتے ہیں۔ امسال بھی مورخہ 25 نومبر 2015 کو کین کمشنر کی سربراہی میں کنٹرول بورڈ کی میٹنگ منعقد کی گئی اور شوگر ملوں اور کسان کے نمائندوں کی باہمی مشاورت کے بعد گنے کی کم سے کم قیمت۔/180 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کی گئی۔ کاپی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پنجاب کی تمام شوگر ملوں کو گورنمنٹ کے منظور شدہ نرخ پر کاشتکاروں سے گنا خریدنے کے عمل کو یقینی بنانے کے لیے تمام ڈویژنل کمشنرز کو مورخہ 29 نومبر 2015 کو ہدایات بھی جاری کی گئیں۔ کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) شوگر ملز نے گنے کی کم سے کم قیمت خرید۔/180 روپے فی 40 کلوگرام کے حساب سے گنے کے کاشتکاروں سے گنا خرید کیا۔
(ج) نیشنل شوگر پالیسی 10-2009 کیبنٹ سے منظور ہوئی جس میں CPR کو بطور Negotiable Instrument کا اعلان کیا گیا جس کے سلسلے میں مورخہ 26 جنوری 2010 میٹنگ منسٹری آف انڈسٹریز اینڈ پروڈکشن میں دوران میٹنگ مندرجہ ذیل تجاویز دی گئیں۔

1. اپنے نزدیک بنک میں ہر مل ایک اکاؤنٹ کسانوں کی ادائیگی کے لیے کھولے گی اور بنک اس اکاؤنٹ کے لیے مجاز اتھارٹی سے اجازت لے گا۔

2. ہر متعلقہ مل کے سی پی آر پر کسان کا بنک اکاؤنٹ نمبر' رقم ادائیگی گنا' وزن وقیمت خرید درج ہو گی۔
3. سی پی آر تین پرت پر مشتمل ہو گی جس کی ایک کاپی کسان' دوسری بینک اور تیسری مل کے پاس ہو گی۔
4. کسان اپنے بنک میں سی پی آر کی کاپی کو جمع کروائے گا اور مل والے اُس کی کاپی بنک کو ارسال کریں گے۔ بعداز موازنہ اندر سات دن یا اُس سے پہلے رقم کسان کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دی جائے گی جس کی اطلاع مل کو بھی دی جائے گی۔
5. بنک گنے کی ادائیگی کو حدود وادائیگی اکاؤنٹ کے مطابق ادائیگی کرے گا اور اس کے لیے بنک اپنا مارک اپ بھی لے گا کاپی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ایک میٹنگ مورخہ 6 مئی 2010 کو جس میں کین کمشنر صاحب اور سرکاری اور غیر سرکاری افراد نے شرکت کی۔ اور کین کمشنر نے واضح کیا کہ قانون کے مطابق گنے کی ادائیگی چودہ دن کے اندر اندر کرنا ضروری ہے ورنہ گیارہ فیصد سالانہ کے حساب سے انٹرسٹ چارج کیا جائے گا۔ اور ساتھ اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ مل والے اپنے کنڈے لگائیں تاکہ مڈل مین کا کردار ختم ہو سکے اور بنک والے کسانوں کی ادائیگی کا ایک باقاعدہ انتظام کریں اور اس کی درستگی کی تصدیق کے لیے مل والوں کو بھجوادیں۔ ورکنگ پیپرز کی کاپی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بعدازاں متعدد میٹنگز مورخہ 10.03.2012 اور 16.07.2012 کو منعقد ہوئیں جس میں Ministry of Law کی جانب سے CPR کو بطور Negotiable Instrument استعمال کرنے کی مخالفت کی گئی۔ کیونکہ اس طریقے سے مقدمہ بازی کے اور دروازے کھلیں گے اور کئی دوسری پیچیدگیاں ہوں گی۔ کاپی (ر) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 06 اپریل 2016)

ضلع اوکاڑہ:اوکاڑہ تا منڈی احمد آباد روڈ کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*3246: چودھری افتخار احمد چھچھر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ تا منڈی احمد آباد (حاجی چاند) روڈ بہت بری طرح ٹوٹ چکی ہے، مذکورہ روڈ کب بنائی گئی تھی اور اس پر کتنے اخراجات ہوئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ تعمیر کے چند ماہ بعد ہی ٹوٹنا شروع ہو گئی تھی اور اس کی مرمت نہ کی گئی، یہ کس کمپنی نے تعمیر کی تھی؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کرنے اور ناقص تعمیر کرنے والے کمپنی ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 6 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 19 فروری 2014)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ تا منڈی احمد آباد (حاجی چاند) روڈ ضلعی حکومت اوکاڑہ کے زیر کنٹرول ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک ضلعی حکومت اوکاڑہ کے زیر کنٹرول تعمیر ہوئی۔ لہذا جزہذا کا جواب ضلعی حکومت سے متعلق ہے۔

(ج) تاہم مذکورہ سڑک کی بحالی تعمیر و مرمت کا منصوبہ مورخہ 2015-11-05 کو حکومت پنجاب نے منظور کیا اور اس کی تعمیر و مرمت کی ذمہ داری محکمہ شاہرات کو سونپی گئی سڑک کی کل لمبائی 26.67 کلومیٹر کا تخمینہ لاگت 200 ملین ہے۔ جس پر کام دسمبر 2015 میں شروع ہو چکا ہے۔ جو کہ 12 ماہ میں مکمل کر دیا جائے گا۔ پہلے سے تعمیر شدہ سڑک کے معیار اور اس بارے کاروائی کا معاملہ ضلعی حکومت کے متعلق ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 مئی 2016)

ضلع اوکاڑہ: راجووال پل تا ہیڈ گل شیر کینال روڈ کی تعمیر و مرمت کی تفصیلات

*3248: چودھری افتخار احمد چھچھر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راجووال پل تا ہیڈ گل شیر کینال روڈ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ آمد و رفت کے قابل نہ ہے مذکورہ سڑک کب تعمیر کی گئی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 6 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 19 فروری 2014)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) راجووال پل تا ہیڈ گل شیر کینال روڈ ضلعی حکومت اوکاڑہ کے زیر کنٹرول ہے۔ تاہم مذکورہ سڑک کی بحالی تعمیر و مرمت کا منصوبہ مورخہ 18-04-2014 کو حکومت پنجاب نے منظور کیا اور اس کی تعمیر و مرمت کی ذمہ داری محکمہ شاہرات کو سونپی گئی سڑک کی کل لمبائی 23.50 کلو میٹر کا تخمینہ لاگت 83.400 ملین تھا۔ اور سڑک مذکورہ کی مرمت کا کام محکمہ پراونشل ہائی وے کے زیر کنٹرول مئی 2015 میں مکمل ہوا۔ اس وقت سڑک کی حالت تسلی بخش ہے۔

(ب) سڑک ہذا کی مرمت کا کام مئی 2015 میں مکمل ہوا۔

(تاریخ وصولی جواب 17 مئی 2016)

ڈنگہ کھاریاں روڑ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*7341: میاں طارق محمود: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈنگہ کھاریاں روڈ جو کہ دو اضلاع منڈی بہاوالدین اور گجرات کو ملاتی ہے خراب ہو چکی ہے کیا حکومت نے موجودہ مالی سال میں اس کی مرمت کے لئے رقم رکھی ہے اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس کو کارپٹنگ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک کام شروع ہو جائے گا؟

(تاریخ وصولی 9 فروری 2016 تاریخ ترسیل 28 مارچ 2016)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست ہے کہ ڈنگہ کھاریاں روڈ آبادی والے حصوں میں خراب ہو گئی تھی۔ جس پر ماہ اپریل 2016 میں سالانہ مرمتی فنڈز سے پیچ ورک مکمل کر لیا گیا ہے۔ اور اس وقت یہ سڑک patch free ہے۔

(ب) موجودہ مالی سال میں اس سڑک کی کارپیٹنگ کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔ تاہم اس سڑک کو کارپٹ کرنے کا ابتدائی تخمینہ حکومت کو منظوری کے لیے پیش کیا جائے گا۔ منظوری کی صورت میں کام شروع کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 24 مئی 2016)

ڈنگہ گجرات روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*7342: میاں طارق محمود: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈنگہ گجرات پراونشل ہائی وے روڈ کی حالت انتہائی خراب ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی تعمیر کے لئے سال 16-2015 میں رقم رکھی گئی ہے لیکن ابھی تک کام نہیں شروع ہوا، اس کی کارپٹنگ کے لئے کتنی رقم کی ضرورت ہے؟

(ج) کیا حکومت موجودہ مالی سال میں اس کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 9 فروری 2016 تاریخ ترسیل 28 مارچ 2016)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست ہے کہ ڈنگہ گجرات سڑک کی حالت تسلی بخش نہیں تھی۔ تاہم سالانہ مرمتی فنڈز سے اس پر پیچ ورک اور ریسر فیسنگ کا کام جاری ہے، جو کہ مکمل فنڈز کی دستیابی پر اس سال مکمل کر لیا جائے گا۔

(ب) اس سڑک کی کل لمبائی 30.40 کلو میٹر ہے۔ جس میں سے 4.50 کلو میٹر لمبائی (کلو میٹر 25.90 تا 30.40) اس سال 16-2015 کی ADP میں شامل ہے۔ جس کا تخمینہ لاگت

78.170 ملین روپے ہے۔ بقایا لمبائی 25.90 کلومیٹر کی کارپٹنگ کے لئے مبلغ 380 ملین روپے درکار رہیں۔ تاہم وزیراعلیٰ پنجاب نے اس سکیم کو سال برائے 17-2016 کی ADP میں شامل کرنے کے لئے سی ایم ڈائریکٹو نمبر PS/SECY(IMP)CMO/AB-113 تاریخ 9.2.2016 جاری کیا ہے۔ جس کے تحت محکمہ نے اس سکیم کو اگلے سال کی ADP میں تجویز کر دیا ہے۔

(ج) موجودہ مالی سال میں الاٹ شدہ کام لمبائی 4.50 کلومیٹر مکمل کر لیا جائے گا، بقایا کام حکومت کی طرف سے سکیم کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی پر اگلے سال مکمل کر لیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 17 مئی 2016)

ٹوبہ ٹیک سنگھ:۔ کھماناں والا روڈ کی تعمیر و مرمت کی تفصیلات

*7357: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ٹوبہ ٹیک سنگھ کھماناں والا انٹر ڈسٹرکٹ روڈ کس سال تعمیر ہوئی کتنی لاگت سے تعمیر ہوئی اس روڈ کی لائف کتنے سال تعین کی گئی تھی؟

(ب) اس سڑک کو تعمیر کرنے والے ٹھیکیدار / فرم کا نام اور اس کے ڈائریکٹروں کی تفصیلات ایوان میں فراہم کی جائیں نیز اس فرم کی سیکیورٹی محکمہ کے پاس محفوظ ہے یا ریلیز کر دی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ یہ روڈ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور بروقت مرمت نہ ہونے سے گڑھوں میں تبدیل ہونا شروع ہو چکی ہے؟

(د) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 12 فروری 2016 تاریخ ترسیل 29 مارچ 2016)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) ٹوبہ ٹیک سنگھ کھماناں والا انٹر ڈسٹرکٹ روڈ اگست 2005 میں پروانشل ہائی وے ڈویژن فیصل آباد کی زیر نگرانی تعمیر کی گئی۔ جس کی لاگت 73.854 ملین اور اس کی ڈیزائن لائف دس سال تھی۔ اس کی کل لمبائی 35.00 کلومیٹر ہے۔ 29.00 کلومیٹر سڑک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہے اور بقیہ 5.34 کلومیٹر جھنگ ضلع میں آتی ہے۔

(ب) یہ سڑک ٹھیکیدار میسرز لیسین برادرز نے تعمیر کی۔اس فرم کے واحد ڈائریکٹر سید یسین شاہ ہیں۔اس کی سیکورٹی قانون کے مطابق سڑک کے مکمل ہونے کے ایک سال Defect Liability Period گزرنے کے بعد مورخہ 15-12-2006 کو ریلیز کی گئی تھی۔

(ج) یہ بات درست ہے کہ اس سڑک کی مرمت درکار ہے تاہم اس سڑک کی مرمت کی ذمہ داری ضلعی حکومت کی ہے۔

(د) کیونکہ یہ سڑک ضلعی حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیر انتظام ہے اس لئے اس کی مرمت کا کام بھی ضلعی حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ذمہ ہے

(تاریخ وصولی جواب 24 مئی 2016)

گوجرہ بائی پاس تا جہانگیر موڑ سمندری فیصل آباد روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*7360: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرہ بائی پاس تا جہانگیر موڑ سمندری فیصل آباد سڑک کس سال کل کتنی لاگت سے تعمیر ہوئی اس روڈ کی لائف کتنے سال تعین کی گئی تھی؟

(ب) اس سڑک کو تعمیر کرنے والے ٹھیکیدار / فرم کا نام اور اس کے ڈائریکٹروں کی تفصیلات فراہم کی جائیں کیا اس فرم کی سیکیورٹی محکمہ کے پاس محفوظ ہے یا ریلیز کر دی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ یہ روڈ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ چکی ہے جو تھوڑا بہت پیچ ورک کیا گیا تھا وہ بھی غیر معیاری ہونے کی وجہ سے ایک مہینے کے اندر اندر ٹوٹ پھوٹ گیا ہے اور بروقت مرمت نہ ہونے سے روڈ گڑھوں میں تبدیل ہونا شروع ہو چکی ہے؟

(د) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 12 فروری 2016 تاریخ ترسیل 29 مارچ 2016)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) گوجرہ بائی پاس تا جہانگیر موڑ سمندری فیصل آباد سڑک کی کل لمبائی 32.60 کلو میٹر ہے جو کہ ضلع فیصل آباد اور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی حدود میں واقع ہے۔ ضلع فیصل آباد کی حدود میں اس سڑک کی

کشادگی و بہتری کا کام از کلو میٹر 0.00 تا 28.00 مالی سال 09-2008 میں مکمل ہوا۔ اس کا تخمینہ لاگت 141.836 ملین روپے تھا۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی حدود میں اس سڑک کی کشادگی و بحالی کا کام از کلو میٹر 28.00 تا 32.60 (لمبائی 4.60 کلو میٹر) مالی سال 09-2008 میں مکمل ہوا۔ اس کا تخمینہ لاگت 28.989 ملین روپے تھا۔ اس روڈ کی ڈیزائن لائف 10 سال تھی

(ب) مذکورہ سڑک کی کشادگی و بہتری کا کام مندرجہ ذیل ٹھیکداران نے سرانجام دیا تھا جن کی تفصیل درجہ ذیل ہے۔

☜ گروپ نمبر 1 کلو میٹر 0.00 تا 14.94 لمبائی 14.94 کلو میٹر

فرم کا نام: میسرز ریاض کنسٹرکشن کمپنی

ڈائریکٹر کا نام محمد ریاض الحق

☜ گروپ نمبر 2 کلو میٹر 14.94 تا 28.00 لمبائی 13.06 کلو میٹر

فرم کا نام: میسرز شفیق برادرز اینڈ کمپنی

ڈائریکٹرز کا نام محمد شفیق، طارق پرویز اور محمد ادریس

☜ کلو میٹر 28.00 تا 32.60 لمبائی 4.60 کلو میٹر (ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)

فرم کا نام: منور اینڈ برادرز

ڈائریکٹر کا نام رانا منور حسین

محکمہ ہذا نے معاہدہ اور قانون کے مطابق ایک سال کی مدت Defect Liability Period کے بعد سیکیورٹی ٹھیکیداران کو بالترتیب 2009-12-05، 2010-07-28 اور 2010/06 کو ادا کر دی تھی۔

(ج) مذکورہ سڑک کی دیکھ بھال و مرمت کا کام سڑک مکمل ہونے کے ایک سال بعد ضلعی حکومت کی ذمہ داری تھی۔

یہ بات درست ہے کہ اس سڑک کی مرمت درکار ہے۔

(د) اب یہ سڑک بذریعہ چٹھی نمبری SOH-IV(C&W)1-13/2015/31575 مورخہ 25.08.2015 کے تحت ضلعی حکومت سے صوبائی حکومت کو منتقل ہو چکی ہے۔ اس کی خصوصی

مرمت کا تخمینہ 48.503 ملین روپے لگایا گیا ہے۔ اگلے مالی سال میں فنڈز کی دستیابی کی صورت میں مرمت کا کام مکمل کر لیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 17 مئی 2016)

گوجرانوالہ:۔ سروس روڈز اور انڈر پاسز / اوور ہیڈز کی تعمیر کا مسئلہ

*7368: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

الف) کیا یہ درست ہے کہ اندرون شہر گوجرانوالہ اقبال ہائی سکول سے عزیز کراس تک جی ٹی روڈ کے دونوں اطراف سروس روڈ بنے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر میں نہر اپر چناب سے فلائی اوور تک جی ٹی روڈ کے دونوں اطراف ابھی تک سروس روڈ تعمیر نہ کئے گئے ہیں۔ اگر درست ہے تو کیا حکومت عوام کے وسیع تر مفاد میں مذکورہ سروس روڈز تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرانوالہ میں علی پور چوک، نواب چوک، عالم چوک اور اعوان چوک میں اکثر ٹریفک جام رہتا ہے اور حادثات بھی رونما ہوتے ہیں اگر درست ہے تو کیا حکومت مذکورہ جگھوں پر فلائی اوور یا انڈر پاسز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ مستقبل میں ایسے حادثات سے بچا جا سکے۔ اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 12 فروری 2016 تاریخ ترسیل 28 مارچ 2016)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست ہے کہ اندرون شہر گوجرانوالہ اقبال ہائی سکول سے عزیز کراس تک جی ٹی روڈ کے دونوں اطراف گرین بیلٹ اور بلڈنگ لائن کے درمیان سروس روڈ بنے ہوئے ہیں

(ب) یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر میں نہر اپر چناب سے فلائی اوور تک جی ٹی روڈ کے دونوں اطراف ابھی تک سروس روڈ تعمیر نہ ہے۔ فی الحال اس حصہ میں سروس روڈ کی تعمیر کا کوئی منصوبہ پراونشل ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے زیر غور نہ ہے۔

(ج) علی پور چوک، نواب چوک، عالم چوک، اور اعوان چوک گوجرانوالہ ویسٹرن بائی پاس پر واقع ہیں۔ جو نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے کنٹرول میں ہیں۔ اس سڑک پر فلائی اوور یا انڈر پاس کی تعمیر کا کوئی منصوبہ پراونشل ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے زیر غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 مئی 2016)

رائے ممتاز حسین بابر
سیکرٹری

لاہور
24 مئی 2016

بروز جمعرات 26 مئی 2016 محکمہ جات: 1۔ مواصلات و تعمیرات، 2۔ قانون و پارلیمانی امور، 3۔ انسانی حقوق و اقلیتی امور اور 4۔ خوراک کے سوالات و جوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

سوالات نمبر	نام رکن اسمبلی	نمبر شمار
773	محترمہ راحیلہ انور	1
4207	محترمہ شنیلہ روت	2
6931-3110	جناب احسن ریاض فتیانہ	3
7360-7357-3988-3987	جناب امجد علی جاوید	4
3010	سردار وقاص حسن مؤکل	5
7350	ڈاکٹر سید وسیم اختر	6
3248-3246	چودھری افتخار احمد چھچھر	7
7342-7341	میاں طارق محمود	8
7368	چودھری اشرف علی انصاری	9

21واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

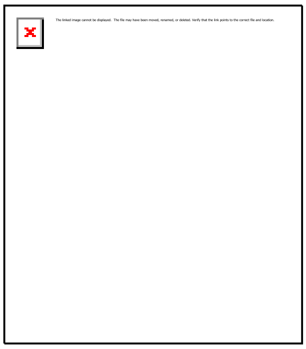

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعرات 26 مئی 2016

فہرست غیر نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات: 1۔ مواصلات و تعمیرات اور 2۔ خوراک

ننکانہ صاحب: بچیکی موڑ کھنڈا بائی پاس سے متعلقہ تفصیلات

25: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بچیکی موڑ کھنڈا ضلع ننکانہ صاحب بائی پاس جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کافی عرصہ سے مذکورہ بائی پاس کی تعمیر و مرمت نہیں کی گئی؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ بائی پاس کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 26 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 13 مئی 2014)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) درست ہے۔ موڑ کھنڈا بائی پاس روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی تاہم اس کی بحالی کا کام مورخہ 2014-12-23 کو الاٹ کر دیا گیا تھا۔

(ب) درست ہے کہ مذکورہ بائی پاس سڑک کافی عرصہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔

(ج) جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ متعلقہ سڑک کی بحالی کا کام الاٹ کر دیا گیا تھا ٹھیکیدار نے سڑک پر کارپٹ (st layer1) کا کام مکمل کر دیا ہے۔ اور سڑک پر ٹریفک بلا رکاوٹ جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2016)

حلقہ پی پی 222 ساہیوال میں سڑکوں کی لمبائی سے متعلقہ تفصیلات

331: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 222 ساہیوال کی حدود میں صوبائی ہائی وے کے زیر انتظام سڑکوں کے نام اور لمبائی بتائیں؟

(ب) ان سڑکوں کی دیکھ بھال پر سال 13-2012ء اور 14-2013ء کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) اس وقت کس کس سڑک کی سالانہ مرمت کی جا رہی ہے؟

(د) کس کس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے، محکمہ کب ان سڑکوں کی حالت بدلنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(تاریخ وصولی 2 اکتوبر 2014 تاریخ ترسیل 5 نومبر 2014)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) پی پی حلقہ 222 ساہیوال کی حدود میں درج ذیل سڑکیں صوبائی محکمہ مواصلات کے زیر انتظام ہیں۔

i۔ ساہیوال عارفوالا روڈ لمبائی 42.12 کلومیٹر

ii۔ ساہیوال پاکپتن روڈ لمبائی 40.43 کلومیٹر

(ب) ان سڑکوں کی دیکھ بھال پر سال 13۔2012 اور 14۔2013 کے دوران درج ذیل رقم خرچ ہوئی ہے۔

سیریل نمبر	سڑک کا نام	سال	تخمینہ لاگت (ملین)
1	ساہیوال عارفوالا روڈ	13۔2012 14۔2013	5.151 ملین 3.064 ملین
2	ساہیوال پاکپتن روڈ	13۔2012 14۔2013	2.184 ملین 2.204 ملین

(ج) اس وقت پی پی حلقہ 222 ساہیوال میں درج ذیل سڑکوں کی مرمت کی جا رہی ہے۔

i ۔ ساہیوال عارفوالا روڈ لمبائی 42.12 کلو میٹر

ii۔ ساہیوال پاکپتن روڈ لمبائی 40.43 کلو میٹر

(د) ان دنوں سڑکات کی حالت بہت اچھی ہے ساہیوال عارفوالا روڈ کی کشادگی کا کام جاری ہے۔ جبکہ ساہیوال پاکپتن روڈ کی کشادگی کا کام 39.00 کلو میٹر تک سال 12۔2011 میں مکمل ہو چکا ہے۔ اور باقی لمبائی 4.50 کلو میٹر میں کشادگی کا کام جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2016)

حلقہ پی پی 168 میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے رقم کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

403: جناب علی سلمان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 14۔2013 میں حلقہ پی پی 168 ننکانہ صاحب کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت کیلئے ضلعی حکومت اور صوبائی حکومت نے کتنی رقم مختص کی تھی؟

(ب) اس مالی سال کے دوران اس حلقہ کی کون کونسی سڑک کی تعمیر و مرمت ہوئی، ان کی نام، لمبائی اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس مالی سال کے دوران اس حلقہ میں کون کونسی سڑک کی تعمیر فارم ٹو مارکیٹ پروگرام کے تحت کی گئی ان کے نام، لمبائی اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل بتائیں؟

(تاریخ وصولی یکم دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 2 جنوری 2015)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) مالی سال 14۔2013 میں حلقہ پی پی 168 ننکانہ صاحب میں سڑکوں کی مرمت پر M&R میں صوبائی حکومت نے کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی 168 میں صوبائی حکومت کی کوئی نئی سڑک یا پروجیکٹ Take up نہ کیا گیا۔

(ج) حلقہ پی پی 168 میں مالی سال 14۔2013 کے دوران صوبائی حکومت نے کوئی فام ٹو مارکیٹ روڈ تعمیر نہ کی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2016)

لاہور: وحدت کالونی سپیشل رپیئر سے متعلقہ تفصیلات

428: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وحدت کالونی لاہور کے اے بلاک میں گزشتہ تین سال میں کتنے کوارٹرز ایسے ہیں جن میں SPECIAL REPAIR اور Additional Repair کا کام کیا گیا ہے اور اس مد میں کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، سال وار تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کوارٹر نمبر 1 اے وحدت کالونی کے حوالے سے وزیر اعلیٰ کی طرف سے ڈائریکٹو نمبر No.Ds(CD) CMS/12/ABp0158904 مورخہ 2012-7-30 جاری ہوا اور تحریری درخواست دینے کے باوجود Special/Additional repair کا کوئی کام نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا محکمہ موجودہ مالی سال میں مذکورہ کوارٹرز میں تحریری درخواست کے مطابق Special/Additional repair کا کام کروانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(تاریخ وصولی 8 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 8 جنوری 2015)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) وحدت کالونی لاہور کے A بلاک میں گزشتہ تین سالوں کے دوران 18 کوارٹرز میں اسپیشل رپے ئر کا کام کیا گیا ہے۔ جس پر مبلغ 15,90,416 روپے خرچ کیے گئے جبکہ ایڈیشنل الٹریشن کی مد میں گزشتہ 3 سالوں کے دوران 16 کوارٹرز کا کام کیا گیا ہے جن پر مبلغ 13,92,319 روپے خرچ کیے گئے ہیں۔ ان کوارٹرز کی تفصیل علیحدہ علیحدہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ کی جانب سے ڈائریکٹو جاری ہوا اسپیشل رپیئر کا تخمینہ مبلغ 1,50,000 برائے کوارٹر نمبر A-1 وحدت کالونی لاہور کی مرمت کے لیے بنایا گیا تھا اس کی منظوری اور فنڈز کی فراہمی 1,48,000 روپے کر دی گئی اور ماہ جون 2015 تک مکمل کر دیا گیا ہے۔

(ج) ایڈیشنل الٹریشن کا تخمینہ مبلغ 1,31,900 برائے کوارٹر نمبر A-1 وحدت کالونی لاہور منظوری اور فراہمی فنڈز کے لیے سیکرٹری آئی اینڈ سی کو بھیجا گیا تھا۔ منظوری او فنڈز کی رفراہمی مبلغ 70,000 کر دی گئی تھی اور اس کا کام ماہ جون 2015 میں مکمل کر دیا گیا ہے۔

(د) جی ہاں، محکمہ مذکورہ کام مکمل کر چکا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2016)

حلقہ پی پی 180 قصور میں سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

469: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 180 میں Farm to Market Road پروگرام کے تحت سال 15-2014 میں کتنی مالیت کی Allocation کی گئی ہے؟

(ب) مندرجہ بالا پروگرام کے تحت پی پی 180 میں کونسی سکیمیں کس Stage پر ہیں؟

(ج) ضلع قصور میں اس پروگرام کے تحت کل کتنی سکیمیں بنائی گئیں ہیں۔ سال 15-2014 میں مختص رقم بھی بتائی جائے۔ ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 26 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 27 جنوری 2015)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) پی پی 180 میں Farm to Market Road (KPRRP-I) کے تحت سال 15-2014 کے لئے ایک سڑک Rehabilitation/Improvement of road from Kanganpur to Landian Wala (District Boundary Okara) (0.40 Km to 6.21 Km) Length = 5.81 Km in District Kasur کے لیے 14.627 (ملین) رقم مختص کی گئی ہیں۔

(ب) مندرجہ بالا پروگرام کے تحت ایک سڑک Rehabilitation/Improvement of road from Kanganpur to Landian Wala (District Boundary Okara) (0.40 Km to 6.21 Km) Length = 5.81 Km in District Kasur لمبائی 3.23 کلومیٹر مکمل ہے۔

(ج) ضلع قصور میں خادم پنجاب رورل پروگرام کے تحت 10 سکیمیں بنائی گئی ہیں اور سال 15-2014 میں اس کے لئے 165.261 رقم مختص کی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2016)

فورٹ عباس سے مروٹ سڑک کی تعمیر و مرمت کا مسئلہ

885: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 284 فورٹ عباس سے مروٹ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور آئے روز ایکسیڈنٹ ہو رہے ہیں؟

(ب) اس سڑک پر آخری بار ریپیئرنگ / پیچ ورک کب اور کتنے خرچہ سے کیا گیا؟

(ج) کیا حکومت اس کو کشادہ اور کارپٹ روڈ بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 12 مئی 2015 تاریخ ترسیل یکم جولائی 2015)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست ہے کہ ماہ اپریل میں پیچ ورک کر دیا گیا ہے۔ اور سپیشل رپیر کا کام جاری ہے۔ اور جو بھی روڈ ایکسیڈنٹ ہوئے وہ تیز رفتاری کی وجہ سے ہوئے ہیں۔

(ب) پیچ ورک اپریل 2015 میں اس سڑک پر ہوا جس کی لاگت 3 لاکھ ہے۔

(ج) اس سلسلے میں اسٹیمیٹ مجاز اتھارٹی کو برائے منظوری ارسال کیا ہے۔ جو کہ ابھی تک منظور نہ ہوا ہے۔ 16-2015 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں یہ سکیم شامل ہے۔ امپرومنٹ فورٹ عباس تا مروٹ لمبائی 50 کلومیٹر شامل ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2016)

بھیرہ انٹرچینج تا منڈی بہاؤالدین روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

934: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) بھیرہ انٹرچینج سے منڈی بہاؤالدین، بھیرہ تا ملکوال روڈ کب بنائی گئی ؟

(ب) اس سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 12-2011 تا حال کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل سال وائز بتائیں ؟

(ج) اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو پھر اس کی از سر نو تعمیر میں کیا امر مانع ہے اور یہ کب تک تعمیر کر دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی 16 مئی 2015 تاریخ ترسیل 17 جون 2015)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) بھیرہ انٹرچینج تا ملکوال کلومیٹر نمبر 31.00 تا 60.00 کلومیٹر لمبائی 29.00 کلومیٹر ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے تحت کی تعمیر انجینئرنگ سیل ڈیپارٹمنٹ نے 10-2009 میں کی۔

(ب) سال	خرچہ
2011-12	--
2012-13	Rs 3,33,374/-
2013-14	Rs. 5,46,413/-
2014-15	.Rs 67,42,819/-
2015-16	Rs.3,89,57,060/-

(ج) اس سڑک پر کلومیٹر نمبر 31 تا 60 میں مختلف کلومیٹر میں ری سرفیسنگ اور سپیشل ریپیر کا کام جاری ہے۔ مزید برآں اس کی از سر نو تعمیر کے لیے حکومت پنجاب اس کو اگلے مالی سال 17-2016 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ سکیم اگر اگلے سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کر دی گئی تو بہت جلد اس کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2016)

لاہور: ایس ڈی او آفس جی او آر 2 کے ملازمین سے متعلقہ تفصیل

1107: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایس ڈی او آفس جی او آر II بہاول پور ہاؤس میں ٹوٹل کتنے ملازمین ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین مستقل ہیں۔ کتنے ورک چارج اور کتنے ڈیلی ویجز ہیں؟

(ج) ان ملازمین کا ڈیوٹی شیڈول کیا ہے نیز یہ کہاں کہاں پر کام کرتے ہیں؟

(تاریخ وصولی 13 اگست 2015 تاریخ ترسیل 16 ستمبر 2015)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) ایس ڈی او آفس جی او آر II بہاول پور ہاؤس میں ٹوٹل 145 ملازمین ہیں۔

(ب) ملازمین کی تفصیل اس طرح ہے۔

1۔ مستقل ملازمین 106

2۔ ورک چارج (کنٹریکٹ) 24

3۔ ڈیلی ویجز 15

(ج) ان ملازمین کا شیڈول 24 گھنٹے پر مشتمل ہے۔

زیادہ تر ملازمین صبح 8 بجے سے 3 بجے تک کام کرتے ہیں۔ کام کی جگہوں کے متعلق تفصیل یہ ہے۔

1۔ دفتر جی او آر II (جنرل شفٹ)

2۔ کمپلینٹ آفس جی او آر II (24 گھنٹے)

3۔ سینٹری (پلمبر، سیور مین اور سویپر) جی او آر II (24 گھنٹے)

4۔ ٹیوب ویل جی او آر II (24 گھنٹے)

5۔ آربوریکلچر جی او آر II (جنرل شفٹ)

6۔ بلڈنگ ورک جی او آر II (جنرل شفٹ)

7۔ الیکٹرک ورک جی او آر II (24 گھنٹے)

(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2016)

ضلع رحیم یار خان: خان پور شہر بائی پاس کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1208: قاضی احمد سعید: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سی ایم ڈائریکٹو مورخہ 2012-7-17 کے تحت ایک منصوبہ خان پور شہر کے ساتھ عباسیہ نہر کو فیروزہ سے سہجہ تک ختم کر کے بائی پاس روڈ تعمیر کرنا زیر غور تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تین سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود اس منصوبہ کی اب تک شروع نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا حکومت اس منصوبہ کیلئے "خادم اعلیٰ پروگرام" "پکیاں سڑکاں سوکھے پینڈے" کے تحت فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 15 دسمبر 2015 تاریخ ترسیل یکم جنوری 2016)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) سی ایم ڈائریکٹو مورخہ 2012-07-17 کے تحت ایک منصوبہ برائے تعمیر بائی پاس لمبائی 9.50 کلو میٹر تعمیر کرنا 2012-09-17 برائے مالی سال 13-2012 کو منظور ہوا تھا لیکن فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے شروع نہیں ہو سکا۔

(ب) درست ہے کہ حکومت کی طرف سے فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے یہ منصوبہ مالی سال 14-2013 سے لے کر اب تک سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے ضلع رحیم یار خان میں شامل نہیں ہو سکا جس کی وجہ سے یہ منصوبہ شروع نہیں ہوا۔

(ج) یہ انتظامی امور سے متعلق ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2016)</u>

<u>لاہور:۔ وحدت کالونی ڈی بلاک میں ناجائز تجاوزات سے متعلقہ تفصیلات</u>

1230: میاں طارق محمود: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت 2008 تا 2013 میں وحدت کالونی سرکاری کوارٹر میں ناجائز تجاوزات کے خاتمہ کا آپریشن کیا گیا تھا اور چند کوارٹرز کے رہائشیوں کے علاوہ بقایا تمام تجاوزات کو مسمار کر دیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی بلاک وحدت کالونی لاہور میں بھی آپریشن ہوا تھا مگر ایک کوارٹر کے رہائشی کے علاوہ باقی تمام تجاوزات ختم کر دی گئی تھیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کوارٹر کے رہائشی نے اب راستہ، سڑک میں مزید تعمیرات شروع کر رکھی ہیں اور محکمہ متعلقہ اس کے بااثر ہونے کی وجہ سے اس کے خلاف کارروائی نہیں کر رہا؟

(د) کیا حکومت ڈی بلاک میں سڑک / راستہ میں تعمیر ہونے والی ناجائز تجاوزات کو ختم کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2015 تاریخ ترسیل 14 جنوری 2016)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں 2008 تا 2010 تک وحدت کالونی سرکاری کوارٹرز میں ناجائز تجاوزات کے خاتمہ کا آپریشن کیا گیا تھا جس میں تمام ناجائز تجاوزات کو مسمار کر دیا گیا تھا۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ ڈی بلاک وحدت کالونی لاہور میں بھی آپریشن کیا گیا تھا اور تمام ناجائز تجاوزات کو مسمار کر دیا گیا تھا۔

(ج) جی نہیں یہ درست نہیں ہے ڈی بلاک میں کوئی نئی ناجائز تعمیر شروع نہیں کی گئی۔

(د) ناجائز تجاوزات کے خاتمہ کا آپریشن چیف سیکرٹری صاحب پنجاب کی مقرر کردہ Task Force ٹیم اور محکمہ S&GAD کے تحت ہوا تھا۔ آئندہ بھی ناجائز تجاوزات کو ختم کرنے کے لیے کارروائی S&GAD کیا انفورسمنٹ سیل کے ذریعے عمل میں لائی جائے گی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2016)</u>

لاہور: ناقص اور غیر معیاری کھانا دینے والے شادی ہال، ریسٹورنٹس اور ہوٹلوں سے متعلقہ تفصیلات

1319: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فوڈ اتھارٹی لاہور نے سال 2014 اور 2015 میں کتنے شادی ہال، ریسٹورنٹ اور ہوٹلوں کو ناقص صفائی اور ناقص کھانے دینے پر بند کیا، ان کے نام علاقہ وائز بتائے جائیں؟

(ب) جن شادی ہال، ریسٹیورنٹ، بیکری اور ہوٹلوں کو ناقص صفائی اور ناقص کھانے دینے پر جرمانہ کیا گیا ان کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بعض شادی ہال، ریسٹورنٹ اور بیکری وغیرہ سیل ہونے کے باوجود دوبارہ سے کھل چکے ہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا مذکورہ جرمانہ ادا کرنے کے بعد کھانے / پینے کی اشیاء کا معیار چیک کر کے کاروبار کرنے کی اجازت دی جاتی ہے؟

(تاریخ وصولی 3 مارچ 2016 تاریخ ترسیل 16 مارچ 2016)

جواب

وزیر خوراک

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2 جولائی 2012 فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 (Punjab Food Authority Act, 2011) کے تحت معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں تک صارف اور معیاری اشیاء خورد ونوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ پوچھے گئے سوال کے مطابق اب تک ضلع لاہور میں جن ہوٹلز، ریسٹورنٹس اور شادی ہال کو فوڈ اتھارٹی کی جانب سے چیک کیا گیا ہے ان کی تفصیل ٹاؤن وائز (منسلکہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پوچھے گئے سوال کے مطابق جن ہوٹلز، ریسٹورنٹس اور شادی ہال کو فوڈ اتھارٹی کی جانب سے جرمانے کیے گئے ان کی تفصیل منسلکہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمز باقاعدگی سے سیل شدہ کھانے پینے کے جگہوں کو چیک کرتی ہے اور قانون کے مطابق کارروائی کرنے کے بعد ان کو دوبارہ کاروبار جاری رکھنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے قانون کے مطابق ضروری لوازمات پورے ہونے کے بعد تمام اشیاء خورد ونوش کو دوبارہ چیک کیا جاتا ہے اور یہ عمل باقاعدگی سے جاری رکھا جاتا ہے اور اشیاء خورد ونوش حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق ہے یا نہیں، اس بات کی تسلی کرنے کے بعد ہی ان لوگوں کو کاروبار کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اپریل 2016)

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ :۔ شوگر سیس کی مد میں وصولی سے متعلقہ تفصیلات

1394: جناب امجد علی جاوید: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی شوگر ملز سے شوگر سیس کی مد میں سال 15۔2014 میں کتنی رقم موصول ہوئی ؟

(ب) کیاڈسٹرکٹ گورنمنٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو شوگر سیس کی مد میں ضلع سے باہر واقع شوگر ملز سے بھی رقم موصول ہوتی ہے اگر ہوتی ہے تو سال 15۔2014 کے دوران کتنی رقم اس مد میں وصول ہوئی ؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مذکورہ عرصہ میں شوگر سیس سے وصول ہونے والی آمدن کن کن منصوبہ جات پر کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی، تفصیلات سے آگاہ فرمایا جائے ؟

(تاریخ وصولی 14 مارچ 2016 تاریخ ترسیل 26 اپریل 2016)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی شوگر ملز سے شوگر سیس کی مد میں سال 15۔2014 میں مبلغ۔/5,03,23,923 روپے موصول ہوئے۔ تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔	کمالیہ شوگر مل	3,54,98,804/۔
2۔	چوہدری شوگر مل	1,48,25,119/۔
	میزان	5,03,23,923/۔

(ب) جی ہاں۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو شوگر سیس کی مد میں ضلع سے باہر واقع شوگر ملز سے بھی رقم موصول ہوئی ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام شوگر مل	رقم موصول ہوئی (روپے)
1	اتفاق	5,05,472/۔
2	شکر گنج	2,23,711/۔
3	رمضان	2,49,837/۔
4	چنار	3,92,374/۔
5	تاندلیانوالہ	2,55,837/۔
6	کشمیر	54,61,954/۔
7	مدینہ	2,46,825/۔
8	کالونی۔II	4,000/۔
9	رسول نواز	16,00,352/۔

10 متفرق ملز 95,000/-

ٹوٹل 90,35,362/-

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مذکورہ عرصہ میں شوگر سیس سے وصول ہونے والی آمدن مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر رقم خرچ ہوئی۔

نمبر شمار	نام منصوبہ	لاگت (روپے)
1	تعمیر سڑک مسنگ لنک روڈ فرام پھلور مدے پور روڈ تا رجانہ سمندری روڈ پوائنٹ مدرسہ دار العلوم ربانیہ	70,35,000/-
2	تعمیر سڑک چک نمبر 255 گ ب مدے پور کلاں تا 255 گ ب خرد	59,86,500/-
3	لیول کراسنگ نمبر 35 پر کلومیٹر نمبر 35/14-15 کمالیہ	8,09,042/-
4	ریپیر/ایمپرومنٹ آف روڈ چک نمبر 343 گ ب تا پیر محل ٹھیکھا روڈ براستہ چک نمبر 307 گ ب	4,87,000/-
	ٹوٹل	1,43,17,542/-

(تاریخ وصولی جواب 25 مئی 2016)

لاہور رائے ممتاز حسین بابر

25 مئی 2016ء سیکرٹری